10A

Rafi Ahmad Kamran
F.Sc

کراچی، حیدرآباد، کوئٹہ، بہاولپور، ملتان، لاہور
سرگودھا، راولپنڈی، پشاور اور آزاد کشمیر

کے نصاب کے عین مطابق

مطالعہ پاکستان

لازمی پرچہ

برائے

طلبہ و طالبات انٹرمیڈیٹ

از

شیخ محمد رفیق اسسٹنٹ پروفیسر اسلامیہ کالج سول لائنز لاہور

و

سید مسعود حیدر بخاری اسسٹنٹ پروفیسر گورنمنٹ کالج ساہیوال

و

چوہدری نثار احمد اسسٹنٹ پروفیسر گورنمنٹ کالج فیصل آباد

ناشر

سٹینڈرڈ بک ہاؤس اردو بازار لاہور

Nusrat Jeh... LIBR... Boys High Sc...

کے نام

رکی

10B

اسلامی کونسل

اس دستور کی رو سے ملکی قوانین کو اسلام کے مطابق ڈھالنے کے لیے آئین کے نفاذ سے نوّے دن کے اندر اندر ایک اسلامی کونسل بنانے کا اعلان کیا جائیگا جس کے ارکان کم از کم آٹھ اور زیادہ سے زیادہ پندرہ ہونگے جو اسلامی فقہ، معیشت اور سیاست و قانون کے ماہرین ہوں گے (دفعہ ۲۲۸) کونسل میں تمام مکاتب فکر کو نمائندگی دی جائے گی۔ کونسل کے کم از کم دو ارکان ایسے ہوں گے جو کسی ہائی کورٹ یا سپریم کورٹ کے جج ہوں یا رہ چکے ہوں۔ کم از کم چار ارکان ایسے ہوں گے جو اسلامی تحقیق و تعلیم کا پندرہ سالہ تجربہ رکھتے ہوں اور کم از کم ایک رکن خاتون ہوگی۔ کونسل کا چیئرمین سپریم کورٹ یا ہائی کورٹ کا جج ہوگا اس دستور کے مطابق اسلامی کونسل کو ایسے تمام امور کے بارے میں قومی و صوبائی اسمبلیوں کو سفارشات پیش کیا کرے گی جو مسلمانوں کو اپنی زندگیاں اسلام کے مطابق ڈھالنے کیلئے ضروری ہوں صدر، صوبائی گورنر یا کوئی بھی اسمبلی ۲/۵ ووٹوں سے کسی مسئلہ کونسل کی رائے معلوم کرنے کے لیے بھیج سکتی ہے۔ مجوزہ اسلامی قوانین کی ترتیب و تدوین اور ان کی تدریج بھی اسلامی کونسل کے فرائض میں شامل ہے رائج الوقت قوانین کو اسلام کے مطابق ڈھالنے کے لیے اسلامی کونسل ہر سال عبوری سفارشات بھیجے گی۔ جن پر رپورٹ موصول ہونے کے چھ ماہ کے اندر صوبائی اور مرکزی اسمبلیوں میں غور کرنا ضروری تھا۔ سات کے اندر اندر اس کونسل کو تمام قوانین کو اسلام کے مطابق ڈھالنے کے لیے حتمی رپورٹ پیش کرنی تھی۔

ختم نبوت

یوں تو ختم نبوت پر ایمان صدر و وزیراعظم کے حلف میں بیان کیے گئے عقائد میں پہلے ہی واضح تھا۔ لیکن قادیانی فرقہ اس کو توڑ مروڑ کر خود بھی مسلمانوں میں شامل ہو رہا تھا۔ بعد میں دستور میں ترمیم کر کے وضاحت کر دی گئی کہ ہر وہ شخص جو محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو آخری نبی نہیں مانتا وہ مسلمانوں میں شمار نہیں ہوتا اور قادیانیوں اور لاہوری مرزائیوں کو مسلمانوں کی تعریف سے نکال دیا گیا۔

تحریک نظام مصطفےٰ

دستور ۱۹۷۳ء پاس ہونے کے بعد جلد ہی عوام کو یہ احساس ہو گیا کہ بھٹو حکومت نہ اسلامی دفعات کے بارے میں سنجیدہ ہے نہ عوام کے مسائل حل کرنے میں بالخصوص اس لیے کہ حکمران جماعت کے لوگ اسلام کی کھلم کھلا مخالفت کرتے تھے۔ بد دیانتی، بدکرداری، غنڈہ گردی اور حرام کاری اس حد تک منظم ہو گئی کہ شرفاء کی زندگی اجیرن ہو گئی۔ اس موقعہ پر ۱۹۷۷ء کے انتخابات کا اعلان ہو گیا۔ مسلسل سیاسی دباؤ، سیاسی قتلوں اور سیاسی غنڈہ گردی کی وجہ سے بظاہر یوں محسوس ہوتا تھا کہ پیپلز پارٹی کی مخالفت میں انتخاب لڑنے والے ہی نہیں ملیں گے۔ لیکن جب حزب مخالف نے یکایک متحد ہو کر "قومی اتحاد" کی تشکیل